امیرِ اہلسنّت اور قومِ جنّات
قبرِستان کی چُڑیل
جھوٹا جِنّ
مبارک فتوٰی
سچّی توبہ
www.dawateislami.net / www.dawateislami.org

امیرِ اہلسنّت اور قومِ جنات (حصّہ دوم)

پیش لفظ

شَیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوی ضیائی دَامَتْ بَرَکاتُہُم العالیہ شریعتِ مُطَہَّرہ اور طریقتِ منوَّرہ کی وہ یادگارِ سَلَف شخصیت ہیں جو کہ کثیرُ الکرامات بُزُرگ ہونے کے ساتھ ساتھ عِلماً وعَمَلاً، قولاً و فِعلاً، ظاہِراً وباطِناً اَحکاماتِ الٰہیہ کی بجا آوری اور سُنَنِ نَبَوِیَّہ کی پیرَوی کرنے اور کروانے کی بھی روشن نظیر ہیں۔ آپ اپنے بیانات، تالیفات، ملفوظات اور مکتوبات کے ذریعے اپنے متعلقین و دیگر مسلمانوں کو اصلاحِ اعمال کی تلقین فرماتے رہتے ہیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ آپ کے یک رنگ قابلِ تقلید مثالی کردار، اور تابعِ شَرِیعت بے لاگ گفتار نے ساری دنیا میں لاکھوں مسلمانوں بالخُصوص نوجوانوں کی زندگیوں میں مَدَنی انقلاب برپا کر دیا ہے۔

چونکہ صالحین کے واقعات میں دلوں کی جِلا، روحوں کی تازگی اور فکر ونظر کی پاکیزگی پِنہاں ہے۔ لہٰذا امّت کی اِصلاح وخیر خواہی کے مقدس جذبے کے تحت شعبۂ اصلاحی کتب (اَلْمَدِینَۃُ الْعِلْمِیَّۃ) نے امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکاتُہُم العالیہ کی حیاتِ مبارَکہ کے روشن اَبواب، مثلاً آپ کی عبادات، مجاہدات، اخلاقیات و دینی خدمات کے واقعات کے ساتھ ساتھ آپ کی ذاتِ مبارَکہ سے ظاہر ہونے والی بَرَکات و کرامات اور آپ کی تصنیفات و مکتوبات، بیانات و ملفوظات کے فُیوضات کو بھی شائع کرنے کا قَصد کیا ہے۔

اس سلسلے میں رسالہ امیرِ اَہلسنّت اور قومِ جنّات (حصّہ دُوم) بنام "قبرستان کی چڑیل" پیشِ خدمت ہے۔

شعبہ اصلاحی کُتُب مجلس اَلْمَدِینَۃُ الْعِلْمِیَّۃ ﴿دعوتِ اسلامی﴾

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شیطٰن لاکھ سستی دلائے مگر اس رِسالے کا اوّل تا آخِر ضَرور مطالعہ فرمائیں

دُرود شریف کی فضیلت

عاشقِ اعلیٰ حضرت، امیرِ اَہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادِری رَضَوی ضیائی دَامَتْ بَرَکاتُہُم العالیہ اپنے رسالے ضیائے دُرُود وسلام میں فرمانِ مصطفٰی صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم نقل فرماتے ہیں، ''بروزِ قیامت لوگوں میں سے میرے قریب تَر وہ ہوگا جس نے دنیا میں مجھ پر زیادہ دُرُودِ پاک پڑھے ہونگے۔

(سنن الترمذی، کتاب الوتر، باب ماجاء فی فضل الصلوۃ علی النبی ﷺ، الحدیث ۴۸۴، ج ۲ ص ۲۷ مطبوعہ ملتان)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

قَبرِستان کی چڑیل

حیدرآباد (بابُ الاسلام سندھ) کے ایک اسلامی بھائی نے کچھ اس طرح بتایا کہ ہمارا گھر قبرِستان کے اتنا قریب ہے کہ اگر کوئی اس کی چھت سے کوئی قبرِستان میں اترنا چاہے تو اتر سکتا ہے۔ میرے چھوٹے بھائی (عمر تقریباً 22 برس) کے ساتھ عجیب معاملہ پیش آیا، اسی کا بیان کچھ اس طرح سے ہے:

''ایک رات جب گرمی کے باعِث گھر والے چھت پر آرام کررہے تھے۔ میری تقریباً 2:00 بجے شب آنکھ کھلی۔ اچانک میری نظر قبرِستان کی دیوار کے قریب ایک دَرَخت پر پڑی تو مجھے وہاں کسی کی موجودَگی کا احساس ہوا، میں چونک کر اُٹھ بیٹھا۔ ہر طرف خوفناک سناٹا چھایا ہوا تھا، ہوا کی سرسراہٹ، درختوں کے پتوں کی کھڑکھڑاہٹ اور کتّوں کے بھونکنے کی آوازیں ماحول کو مزید وحشت ناک بنارہی تھیں۔ بہرحال میں نے جب قبرِستان کے درخت کی طرف غور سے دیکھا تو اس پر بیٹھی ہوئی سفید کپڑوں میں ملبوس ایک حسین وجمیل لڑکی میری جانب دیکھ کر مسکرا رہی تھی۔ میں نے اتنی حسین لڑکی زندگی میں پہلی بار دیکھی تھی۔ میں اُس کے حُسن میں ایسا گم ہوا کہ مجھے کسی چیز کا ہوش نہ رہا۔ میں اسی کیفیت میں اُٹھا اور چھت پر چلتے ہوئے اس دَرَخت کی طرف بڑھنے لگا۔ جوں ہی میں اس کے قریب پہنچا، یکا یک وہ پُراَسرار لڑکی غائب ہوگئی۔ اُس کے اِس طرح غائب ہوجانے کی وجہ سے مجھ پر شدید خوف طاری ہوگیا، میں ڈر کے مارے تھر تھر کانپنے لگا اور بالآخر بے ہوش ہوگیا۔

صبح گھر والوں نے مجھے سنبھالا۔ اب میری عجیب وغریب حالت ہوگئی۔ مجھے اپنے آپ کا ہوش نہ تھا، میرے گھر والوں کا کہنا ہے: ''میں گھر سے بھاگنے کی کوشش کرتا، بہکی بہکی باتیں کرتا، گھنٹوں چھت پر بیٹھا رہتا، ڈاکٹر نیند کی دوا دیتے تو سوجاتا پھر جب بیدار ہوتا تو پھر وہی کیفیت طاری ہوجاتی۔'' سارے گھر والے پریشان تھے کہ آخِر اچانک مجھے کیا ہوگیا ہے؟ اسی حالت میں کم وبیش 15 دن گزر گئے۔

میری خوش نصیبی کہ ایک دن کسی اسلامی بھائی نے پھول کی ایک پتّی میرے بڑے بھائی کو دی اور کہا کہ یہ اُس ہار کے

پھول کی پتّی ہے جو امیرِ اَہلسنّت دَامت بَرَکاتُہم العالیہ کو ربیع النور شریف کے **جلوسِ میلاد** میں پہنایا گیا تھا، آپ اپنے آسیب زدہ بھائی کو کھلا دیں اِن شآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سب بہتر ہو جائے گا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ میں نے جیسے ہی پھول کی پتّی کھائی، مجھے ایسا لگا جیسے میرے جسم سے کوئی چیز نکل کر بھا گی ہو۔ وہ دن اور آج کا دن، تقریباً ایک سال ہونے والا ہے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ میری طبیعت دوبارہ خراب نہیں ہوئی۔

(اُن کے بڑے بھائی کے تأثرات کچھ یوں ہیں کہ) ایک ولیِ کامل سے نسبت رکھنے والے پھول کی پتی کی بَرَکت سے نہ صرف میرے بھائی کو "قبرستان کی چڑیل" سے نَجات ملی، بلکہ میرے بھائی کے احساس ذمہ داری اور ذہانت میں بھی خاطر خواہ اضافہ ہوگیا۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ اَللّٰہ عَزَّوَجَل کے ولیوں سے نسبت رکھنے والی اشیاء میں بہت تاثیر ہوتی ہے۔ اور یہ بھی پتہ چلا کہ شریر جنات مختلف روپ میں آکر مسلمانوں کو ستاتے ہیں۔ بلکہ بسا اوقات تو انسانی جسم میں ظاہر ہو کر خود کو کسی بزرگ کے نام سے بھی منسوب کرتے ہیں اور پھر لوگوں کے سوالات کے الٹے سیدھے جوابات دیتے ہیں ، بیماریوں کا علاج بتاتے ہیں وغیرہ، اسی کو فی زمانہ "حاضری" کا نام دیا جاتا ہے۔ چنانچہ ہمارے معاشرے میں آج کل جگہ بہ جگہ "حاضِرات" کا سلسلہ زوروں پر ہے۔ بعض مقامات پر مرد یا عورت کو "حاضری" اور پھر کسی بُزرگ کی "سُواری" آتی ہے حتّٰی کہ مَعاذَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ "غوثِ پاک رضی اللہ عنہ" کی سُواری آنے کا بھی دعویٰ کیا جاتا ہے۔ مثلاً "حاضری" میں مُبتلا عورت اب اِس طرح ہم کلام ہوتی ہے کہ "ہم غوثِ پاک رضی اللہ عنہ ہیں، ہم سے پوچھو کیا پوچھنا چاہتے ہو!" پھر مجمع میں سے لوگ سُوالات کرتے ہیں اور جوابات دیئے جاتے ہیں، علاج تجویز ہوتے ہیں وغیرہ۔

جِنّ کی کارستانی

ایک اسلامی بھائی نے بتایا کہ پنجاب کے کسی شہر میں ایک عورت پر اسی طرح حاضری کا سلسلہ شروع ہوا اور اُس میں ظاہر ہونے والا جنّ کہتا کہ "ہم الیاس قادِری ہیں" کراچی میں رہتے ہیں، یہاں نیکی کی دعوت دینے کیلئے آئے ہیں۔ لوگ متاثر ہو رہے تھے کہ ہمارے یہاں زمانے کے ولی کی آمد ہوگئی ہے، جبکہ دَرحقیقت یہ سارے جھوٹے دعوے کسی شریر، جھوٹے جِنّ کی کارستانی تھی جو امیرِ اَہلسنّت دامت بَرَکاتُہم العالیہ کا نام لے کر اپنی بُزُرگی کا سکہ جمانا چاہتا تھا۔ معلوم ہوا کہ جنّات مشہور لوگوں کا نام استعمال کر کے بھی لوگوں کو متاثر کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ بات اچھی طرح ذہن نشین کرلیں کہ "انسان" کسی دوسرے "انسان" کے جسم میں حُلول نہیں کرتا، ذرا سوچئے تو سہی! وہ بزرگانِ دین رَحِمَھُمُ اللّٰہ جنہوں نے عُمر بھر "پردہ" کی تعلیم دی اور اب بعدِ وفات کیسے ممکن ہے کہ وُہی بُزُرگ بے پردہ عورتوں کے جسم میں داخِل ہو کر تماشا دکھانے لگیں۔

امیرِ اَہلسنّت مدظلہ العالی اور جھوٹا جِنّ

امیرِ اَہلسنّت دامَتْ بَرَکاتُہم العالیہ اپنے رسالے "جنات کی حکایات" میں تحریر فرماتے ہیں کہ "مجھے کسی نے بتایا کہ فُلاں صاحِب پر "ایک بابا" کی "سُواری" آتی ہے اور وہ "بابا" آپ دامَتْ بَرَکاتُہم العالیہ کے بارے میں بہت حسنِ عقیدت کا

اظہار کرتے ہیں آپ بھی کبھی چلیں ۔مگر عُلَماۓ اَہلِ سُنّت کی نُعلین کے صَدقے مجھے ان ''حاضِریوں'' کا راز اچھی طرح معلوم تھا۔ خیر میں وہاں گیا۔ ''بابا'' نے وہاں بڑی رُونق جمار کھی تھی۔ خوب دُرودخوانی اور مَحفلِ میلاد کے سلسلے تھے ،جس کی وجہ سے ضَعیفُ الاِعْتِقاد لوگوں کی ''سمجھ'' میں آجاتا ہے کہ واقعی یہ کوئی بُزُرگ ہی ہیں جبھی تو نیکیاں کروار ہے ہیں۔ وہ ''بابا'' کی حاضِری کا وقت نہیں تھا مگر مجھ پر چُونکہ خصوصی ''نظرِ کرم'' تھی اِس لئے جن صاحب پرسُواری آتی تھی وہ مجھے ایک الگ کمرے میں لے گئے۔ ''بابا'' کی تشریف آوری کا انداز بھی خوب تھا یعنی جن صاحب پر ''سُواری'' آتی تھی اُنہوں نے ایک دم اپنا بدن تھر کانا اور پھڑ کانا شروع کر دیا۔ چہرہ عجیب ڈراؤنا سا ہو گیا۔ عجیب عجیب آوازیں نکلنی شروع ہوئیں کہ اگر کوئی کمزور دل کا آدمی ہو تو بابا کی آمد کی تنہائی میں ''تجلیات'' دیکھ کر شاید چیخ مار کر بے ہوش ہو جائے یا سر پر پیر رکھ کر بھاگ کھڑا ہو۔ خیر میں ہمّت کر کے بیٹھا رہا جب ''بابا'' کی سُواری ''مُسلّط'' ہو چکی تو ''بابا'' نے اپنا تعارف کچھ اسطرح کروایا کہ ''ہم بغداد شریف سے آتے ہیں اور جنابِ غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ کے قدموں میں ہمارا مزار ہے'' میں نے پوچھا آپ انسان ہیں یا جن؟ تو کہا ''بشر'' (یعنی انسان) انہوں نے اپنے آپ کو **عَرَبِیُّ ا للّسان** بُزُرگ ظاہر کیا لیکن حالت یہ تھی ،دو تین بار ایک ''عَرَبی دعا'' پڑھی اور مجھے بھی پڑھنے کی تلقین فرمائی ،دعا تو میں بھول گیا ہوں مگر یہ اچھی طرح یاد رہ گیا ہے کہ وہ **''اَغِثنِی''** کو بار بار **''اَغْثِنِی''** کہتے تھے۔ بَہَر حال اختِتام پر میں نے اُن کو دعوت دی کہ آپ ان صاحِب کی وَساطت سے نہیں تنہا کبھی تشریف لائیں پھر بات ہو گی۔ تو اُنہوں نے مجھ سے وعدہ فرمایا، ہم آئیں گے......ہم آئیں گے...... میں نے کہا کب تشریف لائیں گے؟ تو پھر وہ ،ہم آئیں گے......ہم آئیں گے ......کہتے ہوئے تشریف لے گئے۔ رخصت کا انداز بھی نرالا تھا یعنی ان صاحِب نے کچھ جھٹکے کھائے اور پھر ''نارمل'' ہو گئے۔ جب میں کمرے سے باہر آیا تو مجھ سے لوگوں نے رائے دریافت کی تو میں نے عرض کر دیا کہ ''یہ جن تھا، جو جاہل اور جھوٹا تھا۔''

بَہَر حال جو مسلمان بُزُرگوں کی ''سُواری'' کے دعوے کرتے ہیں بعض اوقات بے قُصُور بھی ہوتے ہیں کہ ان پر جن مُسلط ہو جاتے ہیں اور وہ جن بُزُرگ اور بابا ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں۔

وَسوَسہ :وہ ''بابا'' تو نَماز، روزہ اور اَوْرَاد و وَظائف کے مشورے دیتے ہیں پھر غَلَط کیسے ہو سکتے ہیں؟

جوابِ وَسوَسہ :جس طرح بعض انسانوں کو بھیڑ کرنے میں لُطف آتا ہے اسی طرح بعض جنّات کو بھی مجمع کرنے میں مزا آتا ہے اور وہ نیکی کے کام بتا کر لوگوں کی بھیڑ جماتے ہیں۔ تفسیر ''فتح العزیز'' میں ہے۔ مُنافق جنّات اپنے آپ کو کسی بُزُرگ کے نام سے مشہور کر کے اپنی تعظیم و تکریم کرواتے اور اپنے پوشیدہ مکر و فریب سے لوگوں کی خرابی کے در پے رہتے ہیں۔ بعض مَقامات پر ''بُزُرگ کی حاضِری'' کا دعویٰ نہیں ہوتا بلکہ ''حاضِرات'' میں براہِ راست جن ہی کلام کرتا ہے اور لوگ ان سے سُوالات پوچھتے ہیں اور جنّات جوابات دیتے ہیں۔

اعلٰحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مُبارَک فتویٰ

اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت، مجدِدِ دین وملت مولانا احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فرماتے ہیں:
"حاضِرات کرکے مؤکّلان وجن سے پوچھتے ہیں فُلاں مقدمہ میں کیا ہوگا؟ فُلاں کام کا انجام کیا ہوگا؟ یہ حرام ہے۔" (مزید آگے چل کر فرماتے ہیں) "تو اب جنّ غیب سے نِرے جاہِل ہیں ان سے آیندہ کی بات پوچھنی عقلاً حماقت اور شرعاً حرام اور اُن کی غیب دانی کا اِعتِقاد ہو تو کُفر۔" (فتاویٰ افریقہ، ص ۱۷۷)

عامِل اور سائِل دونوں مُتوجّہ ہوں

اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ اسی "فتاویٰ افریقہ" کے سوال نمبر ۱۰۲ کے جواب کے دوران فرماتے ہیں، "غیب کا علم یقینی بے وَساطَتِ رسول علیہ السلام کسی کو ملنے کا اعتقاد (یعنی عقیدہ رکھنا) کُفر ہے۔"

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ قرانِ پاک میں ارشاد فرماتا ہے،

عٰلِمُ الْغَیْبِ فَلَا یُظْهِرُ عَلٰى غَیْبِهٖۤ اَحَدًا ۝ اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ ۝ (پ ۲۹، الجن: ۲۶، ۲۷)

ترجمہ کنزالایمان: غیب کا جاننے والا تو اپنے غیب پر کسی کو مُسلط نہیں کرتا سوائے اپنے پسندیدہ رسولوں کے۔

مُفسّرینِ کِرام فرماتے ہیں، اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اپنے مخصوص رسولوں کو علمِ غیبِ خاص سے نوازتا ہے۔ اَولیائے کرام رحمہم اللہ کو جو علمِ غیب ہوتا ہے وہ انبیاء علیہم السلام ہی کی وَساطَت (یعنی وَسیلہ) اور فیض سے ہوتا ہے۔ (روح البیان، پ۲۹، الجن: ۲۶، ۲۷، ج۱۰، ص۲۰۱)

اَلحاصِل کسی غیب کے معاملے میں علمِ یقینی اللّٰہ عَزَّوَجَل کے بتانے سے نبی علیہ السلام کو ہوتا ہے اور نبی علیہ السلام کے فیض سے وَلی کو۔

(امیرِ اَہلسنّت دامت بَرَکاتُہم العالیہ لکھتے ہیں) رہے عامِل صاحِبان تو ان کا یہ کہنا کہ "جادو" ہے یا فُلاں نے کروایا ہے یا "آسیب" ہے یا اسی طرح کے دیگر معاملات کی معلومات کے ذرائع ان کے پاس عَملیات ہیں یا جنّات اور قرآن وحدیث کی رُو سے اسطرح کے ذرائع سے غیب کی یقینی خبر مل ہی نہیں سکتی، لہٰذا عامِل صاحِبان کو چاہئے کہ وہ جواب دینے میں مُحتاط جُملے اِستعمال کریں اور اپنے ایمان کی حفاظت کریں۔

خَوفناک جادوگر اور خُونخوار چڑیل

سائل صاحِبان بھی عامِل صاحبان کی باتوں پر آنکھیں بند کر کے یقین نہ فرمالیا کریں۔ آج کل اگر "مریض" کسی عامِل سے رُجوع کرتا ہے تو عُموماً عامِل صاحب یہی جواب دیتے ہیں کہ آپ پر کسی نے "جادو" کروادیا ہے۔ یہ سُن کر بے چارہ مریض پریشان ہوکر سُوال کرتا ہے کس نے جادو کروایا ہے؟ تو جواب ملتا ہے "قریبی رشتہ دار نے" مریض یہ سُن کر عام طور پر "بدگُمانی" کے گُناہ میں مبتَلا ہوجاتا ہے اور اپنے کئی رشتہ داروں پر شک کرنے لگتا ہے اور اس طرح خاندانی "مسائل" کھڑے ہوجاتے ہیں بعض عامِل رِشتے دار کے نام کا صِرف پہلا حَرف بتادیتے ہیں مثلاً "ق" بتادیا، اب

لیجئے جناب اتِّفاق سے ''مریض'' کے چچا جان کا نام قاسم ہوا اور اُس غریب نے اُس پر لاکھ اِحسانات کئے ہوں مگر وہ اُس کو ''خوفناک جادوگر'' ہی نظر آئیں گے۔ چچا جان اگرچہ بڑی مَحبَّت سے ''مریض'' کے گھر پر کھانا بھیجیں گے مگر وہ اُس حلال اور سُتھرے کھانے کو نہ خود کھائیں گے نہ کسی کو گھر میں کھانے دیں گے، بلکہ بے دردی سے اسے پھینک دیا جائے گا کیونکہ انہیں یہی وَہم ہوگا کہ اس کھانے میں ''جادو'' ہے۔ بعض عامِل اس سے بھی دو قدم آگے ہوتے ہیں اور وہ صاف صاف نام ہی بتا دیتے ہیں۔ اب اتفاق سے وہ نام آپ کی سگی خالہ کا ہوا اور وہ بے چاری آپ کو اپنی اولاد کی طرح چاہتی ہو لیکن کھیل خَتم! اب وہ خالہ آپ کو ''خونخوار چُڑیل'' نظر آئے گی اور آپ اس بے چاری کی جان کے دشمن بن جائیں گے اور خالہ جان کو اپنا جُرم تک معلوم نہیں ہوگا۔ بہر حال **''اَلْعَاقِلُ تَکْفِیْهِ الْاِشَارَةُ''** یعنی عقلمند کیلئے اشارہ کافی ہے۔ اپنے ایمان کی حفاظت کیجئے۔ عامِل صاحِبان کو چاہئے کہ وہ کسی کا نام یا اشارہ ظاہر نہ فرمائیں اور سائل کو بھی چاہئے کہ وہ بھی عاملوں کی باتوں میں آکر ہرگز یہ نہ کہہ دیا کریں کہ میرے تایا نے جادو کروایا ہے اور ہماری بھابھی نے جادو کر دیا ہے اور ہمارے بھائی پر قبضہ جمالیا ہے وغیرہ۔ (امیرِ اَہلسنّت دامَت بَرَکاتُہُم العالیہ فرماتے ہیں) چونکہ مجھ کو دنیا بھر سے خطوط آتے ہیں اور بے شمار لوگوں سے واسِطہ پڑتا ہے تو اکثر یہی فریاد ہوتی ہے کہ فُلاں نے جادو کر دیا ہے اِسطرح ایسا تاثر قائم ہوتا ہے کہ آج کے مُعاشرے میں ہر فرد گویا ''جادوگر'' بن گیا ہے۔ **وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِo**

میری بات کا کوئی یہ مطلب نہ لے کہ میں ''جادو'' کے وُجود کا انکار کر رہا ہوں۔ ایسا نہیں ہے ''جادو'' کا وُجُود قرآن سے ثابت ہے۔ چنانچہ ارشادِ باری **عَزَّوَجَلَّ** ہے:

وَلٰكِنَّ الشَّيٰطِيْنَ كَفَرُوْا يُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ السِّحْرَo

ترجمہ کنزالایمان: ہاں شیطٰن کافر ہوئے لوگوں کو جادو سکھاتے ہیں۔

(پ ۱، البقرہ: ۱۰۲)

سچے دِل سے توبہ کر لیجئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! (امیرِ اَہلسنّت دامَت بَرَکاتُہُم العالیہ مزید لکھتے ہیں) میں صرف اس بات کی تفہیم کر رہا ہوں کہ عَملیات کے ذریعہ چُونکہ علمِ غیب قطعی حاصِل نہیں ہوتا لہٰذا خُدا ترس عامِل اپنی رَوِش تبدیل فرمائیں اور عام عامِلوں کی باتوں پر بھروسہ کرکے مسلمان بدگُمانی کے گناہ میں مُبتلا نہ ہوں۔ قرآن پاک میں ارشاد ہوتا ہے:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌo

(پ ۲۶، الحجرات: ۱۲)

ترجمہ کنزالایمان: اے ایمان والو! بہت گُمانوں سے بچو بے شک کوئی گُمان گناہ ہو جاتا ہے۔

حدیثِ پاک میں ہے، ''بدگُمانی سے بچو کہ بدگُمانی بدترین جھوٹ ہے''۔

(صحیح البخاری، کتاب النکاح، باب لایخطب علی خطبۃ اخیہ، الحدیث ۵۱۴۳)

ایک اور جگہ روایت ہے، جب دل میں بدگُمانی پیدا ہو تو اسے صحیح خیال نہ کرو۔

(المعجم الکبیر، الحدیث ۳۲۲۷، ج۳، ص ۲۲۸)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر آپ سے اس طرح کی خطائیں سرزد ہوگئیں ہیں تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں سچے دل سے توبہ کر لیجئے اور جن جن عزیزوں کے بارے میں بدگمانی ہے اُس بدگمانی کو دل سے جھٹک دیجئے اور ہر مسلمان کو اپنے سے اچّھا تصوُّر کیجئے۔ (ماخوذ از "جنات کی حکایات")

دعا

اللہ عَزَّوَجَلَّ نیک جِنّات پر اپنا کرم فرمائے اور شریر جِنّات و شیاطین سے ہمیں محفوظ رکھے۔ (اٰمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم)

ایمان کی حفاظت

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ ہم مسلمان ہیں اور مسلمان کی سب سے قیمتی چیز ایمان ہے۔ اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد ہے، جس کو زندگی میں سلْب ایمان کا خوف نہیں ہوتا، نزع کے وقت اُس کا ایمان سلْب ہوجانے کا شدید خطرہ ہے (بحوالہ رسالہ برے خاتمے کے اسباب ص ۱٤)

بَیْعَت کا ثُبوت: ایمان کی حفاظت کا ایک ذریعہ کسی "مرشدِ کامل" سے مُرید ہونا بھی ہے۔

اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے۔

یَوْمَ نَدْعُوْا كُلَّ اُنَاسٍۭ بِاِمَامِهِمْ ۝ (سورۃ بنی اسرائیل آیت نمبر ۷۱)	ترجمہ کنزالایمان: جس دن ہم ہر جماعت کو اس کے امام کے ساتھ بلائیں گے۔

نورُالعرفان فی تفسیرِ القرآن میں مفسرِ شہیر مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس آیتِ مبارکہ کے تحت لکھتے ہیں "اس سے معلوم ہوا کہ دنیا میں کسی صالح کو اپنا امام بنالینا چاہیئے شرِیْعت میں "تقلید" کرکے، اور طریقت میں "بیْعت" کرکے، تاکہ حشْر اچھوں کے ساتھ ہو۔ اگر صالح امام نہ ہوگا تو اس کا امام شیطٰن ہوگا۔ اس آیت میں تقلید، بیْعت اور مُریدی سب کا ثبوت ہے۔"

آج کے پُرفِتن دور میں پیری مُریدی کا سلسلہ وسیع تر ضَرور ہے، مگر کامل اور ناقص پیر کا امتیاز مشکل ہے۔ یہ اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کا خاص کرم ہے! کہ وہ ہر دور میں اپنے پیارے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی امت کی اصلاح کیلئے اپنے اولیاء کرام رَحِمَهُمُ اللّٰه ضَرور پیدا فرماتا ہے۔ جو اپنی مومنانہ حکمت و فراست کے ذریعے لوگوں میں اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کا مقدس جذبہ بیدار کرنے کی سعی فرماتے ہیں۔

جس کی ایک مثال قرآن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوت اسلامی کا مَدَنی ماحول ہمارے سامنے ہے۔ جس کے امیر، بانیِ دعوت اسلامی، امیرِ اَہلسنّت ابوبلال حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رَضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ ہیں، جن کی نگاہ ولایت نے لاکھوں مسلمانوں بالخصوص نوجوانوں کی زندگیوں میں مَدَنی انقلاب برپا کردیا۔

آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُم الْعَالِیَہ خلیفۂ قطبِ مدینہ، مفتی اعظم پاکستان حضرت مفتی وقار الدین قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے پوری دنیا میں واحد خلیفہ ہیں۔ (آپ کو شارح بخاری، فقیہ اعظم ہند مفتی شریف الحق امجدی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے سلاسلِ اربعہ قادریہ، چشتیہ، نقشبندیہ اور سہروردیہ کی خلافت و کتب واحادیث وغیرہ کی اجازت بھی عطا فرمائی، جانشین سیدی قطبِ مدینہ حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب اشرفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بھی اپنی خلافت اور حاصل شدہ اسانید واجازات سے نوازا ہے۔ دنیائے اسلام کے اور بھی کئی اکابر علماء ومشائخ سے آپ کو خلافت حاصل ہے۔) امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُم الْعَالِیَہ سلسلہ عالیہ قادریہ رضویہ میں مُرید کرتے ہیں، اور قادری سلسلے کی عظمت کے تو کیا کہنے کہ اس کے عظیم پیشوا حضور سیدنا غوث الاعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ قیامت تک کے لئے (بفضل خدا عزوجل) اپنے مریدوں کے توبہ پر مرنے کے ضامن ہیں۔ (بہجۃ الاسرار، ص۱۹۱، مطبوعۃ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

مَدَنی مشورہ : جو کسی کا مُرید نہ ہو اُسکی خدمت میں مَدَنی مشورہ ہے! کہ اس زمانے کے سلسلہ عالیہ قادریہ رضویہ کے عظیم بزرگ شیخ طریقت امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی ذات مبارکہ کو غنیمت جانے اور بلا تاخیر ان کا مُرید ہو جائے۔ یقیناً مُرید ہونے میں نقصان کا کوئی پہلو ہی نہیں، دونوں جہاں میں اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ فائدہ ہی فائدہ ہے۔

شیطانی رکاوٹ : مگر یہ بات ذہن میں رہے! کہ چونکہ امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے ذریعے حضور غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مُرید بننے میں ایمان کے تحفظ، مرنے سے پہلے توبہ کی توفیق، جہنم سے آزادی اور جنت میں داخلے جیسے عظیم منافع متوقع ہیں۔ لہٰذا شیطان آپ کو مُرید بننے سے روکنے کی بھرپور کوشش کرے گا۔

آپ کے دل میں خیال آئے گا، میں ذرا ماں باپ سے پوچھ لوں، دوستوں کا بھی مشورہ لے لوں، ذرا نماز کا پابند بن جاؤں، ابھی جلدی کیا ہے، ذرا مُرید بننے کے قابل تو ہو جاؤں، پھر مُرید بھی بن جاؤں گا۔ میرے پیارے اسلامی بھائی! کہیں قابل بننے کے انتظار میں موت نہ آسنبھالے، لہٰذا مُرید بننے میں تاخیر نہیں کرنی چاہئے۔

شجرہ عطاریہ : اَلْحَمْدُلِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے ایک بہت ہی پیارا "شجرہ شریف" بھی مرتب فرمایا ہے۔ جس میں گناہوں سے بچنے کیلئے، کام اٹک جائے تو اس وقت، اور روزی میں بَرَکت کیلئے کیا کیا پڑھنا چاہئے، نیز جادو ٹونے سے حفاظت کیلئے کیا کرنا چاہئے، اسی طرح کے اور بھی "اَوراد" لکھے ہیں۔

اس شجرے کو صرف وہ ہی پڑھ سکتے ہیں، جو امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے ذریعے قادری رضوی عطاری سلسلے میں مُرید یا طالب ہوتے ہیں۔ ان کے علاوہ کسی اور کو پڑھنے کی اجازت نہیں۔ لہٰذا اپنے گھر کے ایک ایک فرد بلکہ اگر ایک دن کا بچہ بھی ہو تو اسے بھی سرکارِ غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سلسلے میں مرید کروا کر قادِری رَضوی عطاری بنوا دیں۔

بلکہ امّت کی خیر خواہی کے پیشِ نظر، جہاں آپ خود امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُم الْعَالِیَہ سے مُرید ہونا پسند فرمائیں وہاں

انفرادی کوشش کے ذریعے اپنے عزیز وأقرباء اور اہل خانہ،دوست احباب و دیگر مسلمانوں کو بھی ترغیب دلا کر مُرید کروادیں۔

مُرید بننے کا طریقہ

بہت سے اسلامی بھائی اوراسلامی بہنیں، اس بات کا اظہار کرتے رہتے ہیں! کہ ہم امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سے مُریدیا طالب ہونا چاہتے ہیں۔مگر طریقہ کار معلوم نہیں،تو اگر آپ مُرید بنا چاہتے ہیں،تو اپنا اور جن کو مُرید یا طالب بنوانا چاہتے ہیں ان کا نام،ایک صفحے پر ترتیب وار بمع ولدیت وعمر لکھ کر عالمی مرکز فیضان مدینہ محلّہ سوداگران پرانی سبزی منڈی کراچی مکتب نمبر 3 کے پتے پر روانہ فرمادیں،توانْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ انہیں بھی سلسلہ قادِریہ رَضویہ عطّاریہ میں داخل کرلیا جائے گا۔اس کے لئے نام لکھنے کا طریقہ بھی سمجھ لیں۔

مثلاً لڑکی ہو تو میمونہ بنتِ علی اکبر عمر تقریباً تین ماہ اور لڑکا ہو تو محمد امین بن محمد اکرم عمر تقریباً سات سال،اپنا مکمل پتا لکھنا ہرگز نہ بھولیں (پتا انگریزی کے کیپٹل حروف میں لکھیں)

”قادِری عطّاری“ یا ”قادِریہ عطّاریہ“ بنوانے کیلئے

﴿۱﴾ نام و پتا بال پین سے اور بالکل صاف لکھیں، غیر مشہور نام یا الفاظ پر لازماً اِعراب لگائیں۔اگر تمام ناموں کیلئے ایک ہی پتا کافی ہو تو دوسرا پتا لکھنے کی حاجت نہیں۔﴿۲﴾ ایڈریس میں مَحرم یا سرپرست کا نام ضَرور لکھیں ﴿۳﴾ الگ الگ مکتوبات منگوانے کیلئے جوابی لفافے ساتھ ضَرور اِرسال فرمائیں۔

نمبر شمار	نام	مرد / عورت	بن/ بنت	باپ کا نام	عمر	مکمل ایڈریس

مَدَنی مشورہ : اس فارم کو محفوظ کرلیں اوراس کی مزید کاپیاں کروالیں۔